نشر نمبر بسم اللہ الرحمن الرحیم ایل نمبر ۵۲۵۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

پاکستان لاہور

یوم شنبہ

جلد ۱۱ | ۱۱ر ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۶ر ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

هُوَ النَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

صدر

قادیان کی خونریز جنگ

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

اکتوبر کی پہلی تاریخ کو جب گورداسپور کی ملٹری نے قادیان میں کنوائے جانے کی ممانعت کر دی۔ تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ اب قادیان پر ظلم توڑے جائیں گے۔ لاہور میں کئی دوستوں کو میں نے یہ کہہ دیا تھا اور مغربی پنجاب کے بعض حکام کو بھی اپنے اس خیال کی اطلاع دے دی تھی۔ بس خطرہ کے مدنظر ہم نے کئی ذرائع سے مشرقی پنجاب کے حکام سے فون کر کے حالات معلوم کئے۔ لیکن ہمیں یہ جواب دیا گیا۔ کہ قادیان میں بالکل خیریت ہے اور احمدی اپنے محلوں میں آرام سے بس رہے ہیں۔ صرف سڑکوں کی خرابی کی وجہ سے کنوائے کو روکا گیا لیکن جب اس بات پر غور کیا جاتا۔ کہ لاہور باؤنڈری کمانڈر کی طرف سے مشرقی پنجاب کے ملٹری حکام کو بعض کنوائے نکلنے کی اطلاع دی گئی۔ اور انہیں کہا گیا کہ اگر قادیان کی طرف کنوائے جانے میں کوئی روک ہے۔ تو آپ ہم کو بتا دیں میجر چیمنی سے بھی پوچھا گیا۔ اور بریگیڈیر پرینج پائے متعینہ گورداسپور سے بھی پوچھا گیا۔ تو ان سب نے اطلاع دی۔ کہ قادیان جانے میں کوئی روک نہیں۔ باوجود اس کے جب کنوائے گئے۔ تو ان کو بٹالہ اور گورداسپور سے واپس کر دیا گیا۔ یہ واقعات پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ ان واقعات نے میرے شبہات کو اور بھی قوی کر دیا۔ آخر ایک دن ایک فون جو قادیان سے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے نام کیا گیا تھا۔ اتفاقاً سیالکوٹ میں بھی سنا گیا۔ معلوم ہوا کہ قادیان پر دو دن سے حملہ ہو رہا ہے۔ اور بے انتہا ظلم توڑے جا رہے ہیں۔ پولیس حملہ آوروں کے آگے آگے چلتی ہے۔ اور گولیاں مار مار کر احمدیوں کا صفایا کر رہی ہے۔ تب اصل حقیقت معلوم ہوئی۔

دوسرے دن ایک سب انسپکٹر پولیس جو چھٹی پر قادیان گیا ہوا تھا۔ کسی ذریعہ سے جس کا ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ لاہور پہنچا اور اس نے بہت سی تفاصیل بیان کیں۔ اس کے بعد ایک ملٹری گاڑی میں جو قادیان بعض مغربی پنجاب کے افسروں اور بعض مشرقی پنجاب کے افسروں کو جو قادیان کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجی گئی تھی میں بعض اور لوگ تھے جنہوں نے اور تفصیل بیان کی۔ ان حالات سے معلوم ہوا کہ حملہ سے پہلے کرفیو لگا دیا گیا تھا پہلے قادیان کی پرانی آبادی پر جس میں احمدیہ جماعت کے مرکزی دفاتر واقع ہیں حملہ کیا گیا۔ اس حصہ کے لوگ اس حملہ کا مقابلہ کرنے لگے۔ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ باہر کے محلوں پر بھی تھوڑی دیر بعد حملہ کر دیا گیا ہے۔ یہ لوگ سات گھنٹہ تک لڑتے رہے۔ اور اس خیال میں رہے کہ یہ حملہ صرف مرکزی مقام پر ہے باہر کے مقام محفوظ ہیں۔ چونکہ جماعت احمدیہ کا یہ فیصلہ تھا کہ ہم نے حملہ نہیں کرنا بلکہ صرف دفاع کرنا ہے۔ اس لئے تمام محلوں کو یہ حکم دیا گیا تھا۔ کہ جب تک ایک خاص اشارہ نہ کیا جائے۔ کسی محلہ کو باقاعدہ لڑائی کی اجازت نہیں۔ جب افسر یہ تسلی کر لیں کہ حملہ اتنا لمبا ہو گیا ہے۔ کہ اب کوئی شخص یہ الزام نہیں لگا سکتا۔ کہ احمدیہ جماعت نے مقابلہ میں ابتدا کی ہے۔ وہ مقررہ اشارہ کر دینگے۔ اس وقت جماعت منظم طور پر مقابلہ کریگی۔ اس فیصلہ میں ایک کوتاہی رہ گئی۔ وہ یہ کہ اس بات کو نہیں سوچا گیا۔ کہ اگر پولیس بیرونی شہر اور اندرونی شہر کے تعلقات کو کاٹ دے۔ تو ایک دوسرے کے حالات کا علم نہ ہو سکے گا۔ پس ان حالات میں ہر محلہ کا الگ کمانڈر مقرر ہو جانا چاہیئے۔ جو ضرورت کے وقت آزادانہ کارروائی کر سکے یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی۔ کہ قادیان کے لوگ فوجی تجربہ نہیں رکھتے۔ وہ تو سب یا مدرس۔ پروفیسر۔ تاجر۔ اور زمیندار ہیں۔ ہر قسم کے فوجی نقطہ نگاہ پر حاوی ہونا ان کے لئے مشکل ہے۔ بہرحال یہ غلطی ہوئی۔ اور باہر کے محلوں نے اس بات کا انتظار کیا۔ کہ جب ہم کو وہ اشارہ ملیگا۔ تب ہم منظم مقابلہ کریں گے۔ لیکن اس وقت اتفاق سے سب ذمہ دار کارکن مرکزی دفاتر میں تھے اور باہر کے محلوں میں کوئی ذمہ دار افسر نہیں تھا۔ اور مرکز کے لوگ غلطی سے یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ حملہ صرف مرکزی مقام پر ہے۔ باہر کے محلوں پر نہیں۔ اور باہر کے محلے یہ سمجھ رہے تھے کہ ہمارے حالات کا علم مرکزی محلہ کو ہوگا کسی مصلحت کی وجہ سے انہوں نے ہمیں مقابلہ کرنے کا اشارہ نہیں کیا۔ سات گھنٹہ کی لڑائی کے بعد جب مرکزی محلہ پر زور بڑھا۔ تو مرکزی محلہ کی حفاظت کے لئے معین اشارہ کیا گیا۔ مگر اس وقت تک بہت سے بیرونی محلوں کو پولیس اور ایک حد تک ملٹری کے حملے صاف کر دیا چکے تھے۔ حملہ آوروں کی بہادری کا یہ حال تھا۔ کہ سات گھنٹے کے حملہ کے بعد جب جوابی حملہ کا بگل بجایا گیا۔ تو پانچ منٹ کے اندر پولیس اور حملہ آور جتھے بھاگ کر میدان خالی کر گئے۔ ان حملوں میں دو سو سے زیادہ آدمی مارے گئے۔ لیکن ان کی لاشیں جماعت کو اٹھانے نہیں دی گئیں۔ تا ان کی تعداد کا بھی علم نہ ہو سکے۔ اور ان کی شناخت بھی نہ ہو سکے۔ بغیر جنازہ کے اور بغیر اسلامی احکام کی ادائیگی کے یہ لوگ ظالم مشرقی پولیس کے ہاتھوں مختلف گڑھوں میں دبا دیئے گئے۔ تا کہ دنیا کو اس ظلم کا اندازہ نہ ہو سکے جو اس دن قادیان میں مشرقی پنجاب کی پولیس

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس پتال روڈ لاہور زید طبع کرا کر دفتر ہائی بلڈنگ چوہدری روڈ لاہور سے شائع کیا

نے کیا تھا۔ مشرقی پنجاب کے بالا حکام سے جو ہمیں اطلاع ملی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقامی حکام نے مرکزی حکام کو صرف یہ اطلاع دی۔ کہ سکھ جتھوں نے احمدی محلوں پر حملہ کیا۔ تیس آدمی سکھ جتھوں کے مارے گئے۔ اور تیس آدمی احمدیوں کے مارے گئے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دو سو سے زیادہ قادیان جیا احمدی مارے گئے۔ جن میں کچھ غیر احمدی بھی شامل تھے۔ جیسا کہ آگے بتایا جائے گا۔ اور سکھ بھی تیس سے زیادہ مارے گئے۔ کیونکہ گولی کے فاصلہ کی وجہ سے جو اوپر بیان ہو چکی ہے مسلح مقابلہ نہیں کیا۔ لیکن مختلف آدمی بھی حفاظتی چوکیوں پر تھے۔ انہوں نے اچھا مقابلہ کیا۔ اور بہت سے حملہ آوروں کو مارا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب باہر سے پولیس اور سکھ حملہ کر رہے تھے۔ اور ملٹری بھی ان کے ساتھ شامل تھی (گو کہا جاتا ہے۔ کہ ملٹری کے اکثر سپاہیوں نے ہوا میں فائر کئے ہیں) اس وقت کچھ پولیس کے سپاہی محلوں کے اندر گھس گئے۔ اور انہوں نے احمدیوں کو مجبور کیا کہ یہ کرفیو کا وقت ہے اپنے گھروں میں گھس جائیں۔ چنانچہ ایک احمدی گریجوایٹ جو اپنے دروازے کے آگے کھڑا تھا۔ اسے پولیس مین نے کہا کہ تم دروازے کے باہر کیوں کھڑے ہو۔ جب اس نے کہا کہ یہ میرا گھر ہے۔ میں اپنے گھر کے سامنے کھڑا ہوں تو اسے شوٹ کر دیا گیا اور جب وہ تڑپ رہا تھا۔ تو سپاہیوں نے سنگین سے اس پر حملہ کر دیا۔ اور تڑپتے ہوئے جسم پر سنگین مار مار کر اسے مار دیا۔ اس کے بعد بہت سے محلوں کو لوٹ لیا گیا۔ اور اب ان کے اندر کسی ٹوٹے پھوٹے سامان یا بے قیمت چیزوں کے سوا کچھ باقی نہیں مرکزی حصہ پر جو حملہ ہوا اس میں ایک شاندار واقعہ ہوا ہے۔ جو قرون اولے کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ جب حملہ کرتے ہوئے پولیس اور سکھ شہر کے اندر گھس آئے۔ اور شہر کے مغربی حصہ کے لوگوں کو مار پیٹ کر خالی کرانا چاہا۔ اور وہ لوگ مشرقی حصہ میں منتقل ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ گلی کے پار ایک گھر میں چالیس عورتیں جمع تھیں۔ وہ وہیں رہ گئی ہیں بعض افسران کو نکلوانے کے لئے گلی کے سرے پر جو مکان تھا وہاں پہنچے۔ اور ان کے نکالنے کے لئے دو نوجوانوں کو بھیجا۔ یہ نوجوان جس وقت گلی پار کرنے لگے۔ تو سامنے کی چھتوں سے پولیس نے ان پر بے تحاشا گولیاں چلانی شروع کیں۔ اور وہ لوگ واپس گھر میں آنے پر مجبور ہو گئے۔ تب لکڑی کے تختے منگوا کر گلی کے مشرقی اور مغربی مکانوں کی دیواروں پر رکھ کر عورتوں کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کی گئی۔ جو نوجوان اس کام کے لئے گئے ان میں ایک غلام محمد صاحب ولد مستری غلام قادر صاحب سیالکوٹ تھے۔ اور دوسرے عبدالحق نام قادیان کے تھے۔ جو احمدیت کی طرف مائل تو تھے۔ مگر ابھی جماعت میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ یہ دونوں نوجوان برستی ہوئی گولیوں میں سے تختے پر سے کودتے ہوئے اس مکان میں چلے گئے جہاں چالیس عورتیں محصور تھیں۔ انہوں نے ایک ایک عورت کو کندھے پر اٹھا کر تختے پر ڈالنا شروع کیا۔ اور مشرقی مکان والوں نے انہیں کھینچ کھینچ کر اپنی طرف لانا شروع کیا جب وہ اپنے خیال میں سب عورتوں کو نکال چکے۔ اور خود واپس آ گئے تو معلوم ہوا کہ انتالیس عورتیں آئی ہیں۔ اور ایک بڑھیا عورت جو گولیوں سے ڈر کے مارے ایک کونے میں چھپی ہوئی تھی رہ گئی ہے۔ اب از سر نو گولیوں کی چھتوں پر پولیس جتھوں کا ہجوم زیادہ ہو چکا تھا۔ گولیاں بارش کی طرح گر رہی تھیں۔ اور بظاہر اس مکان میں واپس جانا ناممکن تھا۔ مگر میاں غلام محمد صاحب ولد میاں غلام قادر صاحب سیالکوٹی نے کہا کہ جس طرح بھی ہو میں واپس جاؤں گا۔ اور اس عورت کو بچا کر لاؤں گا۔ اور وہ برستی ہوئی گولیوں میں جو نہ صرف درمیانی راستہ پر برسائی جا رہی تھیں۔ بلکہ اس گھر پر بھی برس رہی تھیں۔ جہاں احمدی کھڑے ہوئے بچاؤ کی کوشش کر رہے تھے۔ کود کر اس تختے پر چڑھ گئے۔ جو دونوں مکانوں کے درمیان پل کے طور پر رکھا گیا تھا۔ جب وہ دوسرے مکان میں کود رہے تھے۔ تو رائفل کی گولی ان کے پیٹ میں لگی۔ اور وہ مکان کے اندر گر پڑے۔ مگر اس حالت میں بھی اس بہادر نوجوان نے اپنی تکلیف کی پروا نہ کی۔ اور اس بڑھیا عورت کو تلاش کر کے تختے پر چڑھانے کی کوشش کی۔ لیکن شدید زخموں کی وجہ سے وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور دو تین کوششوں کے بعد نڈھال ہو کر گر گیا۔ اس پر میاں عبدالحق صاحب نے کہا کہ میں جا کر ان دونوں کے بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور وہ کود کر اس تختہ پر چڑھ گئے ان کو دیکھتے ہی ایک پولیس مین دوڑا ہوا آیا اور ایک پاس کے مکان سے صرف چند فٹ کے فاصلہ پر سے ان کی کمر میں گولی ماردی۔ اور وہ وہیں فوت ہو گئے۔ جب حملہ آور بگل بجنے پر دوڑ گئے تو زخمی غلام محمد صاحب اور اس بڑھیا کو اس مکان سے نکالا گیا۔ چونکہ ہسپتال پر پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور وہاں کی مرہمیں کو زبردستی نکال دیا ہے۔ اور تمام ڈاکٹری آلات اور دوائیاں وہاں ہی پڑی ہیں بریشن اور زخمیوں کا علاج نہیں کیا جا سکتا۔ اور یوں بھی غلام محمد صاحب شدید زخمی تھے معمولی علاج سے بچ نہ سکے۔ اور چند گھنٹوں میں فوت ہو گئے۔ مرنے سے پہلے انہوں نے ایک دوست کو بلایا۔ اور اسے یہ باتیں لکھوائیں۔ کہ مجھے اسلام اور احمدیت پر پکا یقین ہے۔ میں اپنے ایمان پر قائم جان دیتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے اسی لئے نکلا تھا۔ کہ میں اسلام کے لئے جان دوں گا آپ لوگ گواہ رہیں۔ کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اور جس مقصد کے لئے آیا تھا۔ میں نے اس مقصد کے لئے جان دے دی۔ جب میں گھر سے چلا تھا۔ تو میری ماں نے نصیحت کی تھی۔ کہ بیٹا دیکھنا پیٹھ نہ دکھانا۔ میری ماں سے کہہ دینا کہ تمہارے بیٹے نے تمہاری وصیت پوری کر دی۔ اور پیٹھ نہیں دکھائی۔ اور لڑتے ہوئے مارا گیا۔ چونکہ ظالم پولیس نے سب راستوں کو روکا ہوا ہے۔ مقتولین کو مقبروں میں دفن نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے جو لوگ فوت ہوتے ہیں یا قتل ہوتے ہیں۔ انہیں گھروں میں ہی دفن کیا جاتا ہے۔ ان نوجوانوں کو بھی گھروں میں ہی دفن کرنا پڑا۔ اور میاں غلام محمد اور عبدالحق دونوں کی لاشیں میرے مکان کے ایک صحن میں پہلو بہ پہلو سپرد خاک کر دی گئیں۔ یہ دونوں بہادر اور سینکڑوں اور آدمی اس وقت منوں مٹی کے نیچے دفن ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی قوم کی عزت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ مرنے والے مر گئے انہوں نے بہرحال مرنا ہی تھا۔ اگر اور کسی صورت میں مرتے تو ان کے نام کو یاد رکھنے والا کوئی نہ ہوتا۔ اور وہ اپنے دین کی حفاظت اور اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کے لئے مرے ہیں اس لئے حقیقتاً وہ زندہ ہیں۔ اور آپ ہی زندہ نہیں بلکہ اپنے بہادرانہ کارناموں کی وجہ سے آئندہ اپنی قوم کو زندہ رکھتے چلے جائیں گے۔ ہر نوجوان کہے گا۔ کہ جو قربانی ان نوجوانوں نے کی وہ ہمارے لئے کیوں ناممکن ہے جو نمونہ انہوں نے دکھایا وہ ہم کیوں نہیں دکھا سکتے۔ خدا کی رحمتیں ان لوگوں پر نازل ہوں۔ اور ان کا نیک نمونہ مسلمانوں کے خون کو گرماتا رہے۔ اور اسلام کا جھنڈا ہندوستان میں سرنگوں نہ ہو۔

اسلام زندہ باد۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ باد

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

دورنگی

ریاست جوناگڑھ کے معاملہ میں حکومت ہندوستان نے اپنے اصول پر دخل اندازی کی ہے۔ کہ ریاست کی اکثریت غیر مسلم ہے۔ اور نواب صاحب جوناگڑھ کو حق نہیں ہے کہ وہ اکثریت کی خلاف مرضی پاکستان میں شامل ہو اس اصول کے علاوہ جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے بھی یہ فعل درست تصور نہیں کیا گیا۔ حکومت پاکستان ان دلائل کو وقیع نہیں سمجھتی۔ اور قانونی نقطۂ نظر سے ناقابل التفات خیال کرتی ہے۔ اور اس نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ کہ اس کا فیصلہ گفت و شنید کے ذریعہ اور کسی قانون دان مجلس کے سامنے پیش کر کے کرا لیا جائے۔

ہم یہاں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ قانوناً اس مسئلہ کی کیا پوزیشن ہے۔ لیکن ہمیں حیرت ہے کہ حکومت ہندوستان جوناگڑھ کی بحث میں اپنی طرف سے جو اصول پیش کر رہی ہے۔ اس کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر پر کیوں نہیں کرتی۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ حکومت ہندوستان مہاراجہ کشمیر و جموں کو کئی طریقوں سے اکسا رہی ہے۔ کہ وہ اپنی ریاست کا الحاق ہندوستان ڈومینین سے کر دیں۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا جاتا ہے۔ کہ در پردہ دونوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ قرائن بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ پیشل کانفرنس کے مجوزین کی بلا شرط رہائی صاف پتہ دے رہی ہے۔ کہ ضرور دونوں کے درمیان کوئی فیصلہ ہو چکا ہے۔ شیخ محمد عبداللہ صدر پیشل کانفرنس کے رویہ نے اس راز کو بالکل مشت از بام کر دیا ہے۔

ہمیں حکومت ہند کی اس دورنگی کی سمجھ نہیں آئی۔ عام اخلاقی اصولوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو صرف سیاسی نقطہ نظر سے بھی حکومت ہند کو چاہیئے۔ کہ وہ اس معاملہ میں کوئی یکساں اصول اختیار کرے۔ اس دورنگی سے وہ اپنی پوزیشن نہایت خراب کر رہی ہے۔ اور اقوام عالم میں اپنے بے نفسی

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

قادیان کے نور ہسپتال پر مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت کا قبضہ

(جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان)

منصل کی آج کی اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ قادیان کے بے بس احمدیوں سے مشرقی پنجاب کی بیمار معزز سکھ حکومت نے سکھ پولیس کے ذریعہ نور ہسپتال کو چھین لیا ہے۔ اور غالباً اس وقت کے سکھوں کی بہبود کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

لیکن اگر حکومت مشرقی پنجاب اور ضلع گورداسپور کے حاکم ایسا کرنے سے پہلے نور ہسپتال کے ریکارڈ کا ملاحظہ فرما لیتے تو ان کے اقدام میں کچھ زیادتی ہو جاتی۔ یعنی بجائے نور ہسپتال کی عمارت اور اس کے سامانوں کے قبضہ میں لے لینے کے نور ہسپتال کے ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کو بھی قبضہ میں لے لیتے۔ کیونکہ ریکارڈ نے انہیں بھی بتا دیا تھا۔ کہ نور ہسپتال کے پچھلے تیس سال پرانے محکمہ نے اس علاقہ کے سکھ باشندوں کی اتنی تھک خدمت کی ہے قبضہ لینے والی سرکار نور ہسپتال کے رجسٹرات کا ملاحظہ فرمائے تو ان میں ایک چھوٹا سا رجسٹر ملے گا جس میں نور ہسپتال کو دیکھنے والے معزز اعلیٰ بڑے بڑے افسروں کی ہسپتال کے متعلق رائیں درج ہیں۔ ان معائنہ کرنے والوں میں ایک پنجابی گورنر بھی ہیں جب انہوں نے انڈور کے مریضوں میں چکر لگایا۔ تو ان مریضوں میں جو ان دنوں انڈور میں داخل تھے نصف کے قریب سکھ مریض تھے جن کو ان کی آنکھ نے دیکھا اور بعد ملاحظہ انہوں نے جب اپنی رائے ثبت کی تو اس میں آخری فقرہ یہ تھا

Surely work in God blessed

معلوم ہوتا ہے کہ سردار صاحب کو ہسپتال اور اس کا کام بے حد پسند آیا۔ اور ممکن ہے کہ ان کے دل میں اس وقت خواہش پیدا ہوئی ہو کہ ایسا ہسپتال تو سکھوں کے قبضہ میں ہونا چاہیئے۔ چلو آج مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت نے پورا کر دیا۔

حکومت نے سردار صاحب کی خواہش تو پوری کی۔ مگر ادھوری کیونکہ حکومت نے عمارت اور سامان پر قبضہ کیا ہے مگر ان دل اور گردوں پر قبضہ نہیں کیا جو سکھ مریضوں کے دکھوں اور دردوں کو دور کرنے کے لئے اپنی جان گھلا دیا کرتے تھے سچ تو یہ ہے کہ ایسے کام پگھرے دل گردہ رکھنے کے کسی حکومت سے کیسے انجام پا سکتے ہیں۔

آج اس ہسپتال کے بجائے تیس سالہ انچارج احمدی ڈاکٹر کے اور پچیس سالہ پرانے احمدی کمپونڈر کے کوئی سکھ یا ہندو ڈاکٹر صاحب انچارج ہوں گے اور ایسا ہی ہندو یا سکھ کمپونڈر اس جگہ کام کرتا نظر آئے گا مگر مشرقی پنجاب کی انصاف اور رحم دل حکومت کو آج کے نور ہسپتال میں مسلمان مریض نظر نہ آئے گا۔ کیوں یہ اس لئے کہ احمدی ڈاکٹروں نے اور کمپونڈروں نے سکھوں کے زخموں کی پیپ کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا تھا۔ نہیں ہاتھوں سے ان کے پیشاب پاخانہ کو چھوا تھا۔ نہیں ہاتھوں سے ان کے دکھ درد کی دوا دی تھی ایسے بڑے جرم کی پاداش اس سے کم کیا ہو سکتی ہے کہ ہسپتال کو احمدیوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں لے لیا جائے اور احمدیوں کو ایسے حالات ناگفتہ بہ میں ڈال دیا جائے کہ وہ آپ سے ہسپتال سے ایک گھونٹ دوائی کا بھی نہ لے سکیں

اس ہسپتال کا پرانا تیس سالہ انچارج اب بھی زندہ موجود ہے جس نے ہزاروں سکھوں کی خدمت کی ہے اور علاقہ کے سکھ خوب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر حشمت اللہ انچارج نور ہاسپٹل ان کا سچا اور وفادار خدمتگار ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ آپس کے فسادات میں معروف ہونے کی حالت میں نور ہسپتال کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ کہ وہاں سے زخموں کا سچا سرٹیفکیٹ ملتا ہے اور وہاں کا ڈاکٹر دوسرے فریق سے رشوت لے کر ان کے مقدمہ کو خراب نہیں کرے گا۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کئی بار دونوں فریق نے نور ہسپتال میں آ کر یا کرتے اور ڈاکٹر انچارج کے ذریعہ سے صلح صفائی کروایا کرتے تھے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کئی ان میں سے جب ہسپتال میں سرٹیفکیٹ لینے آیا کرتے تھے تو وہ اپنے ارادہ اور اپنی مرضی سے اس فیس سے جو معمولی دو تین روپے ہوتی تھی۔ دس بیس گنا فیس یعنی چالیس پچاس روپے تک بھی بیشتر رکھ دیا کرتے تھے۔ غرض آج بھی یہ گواہی مل سکیں گے کہ حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال نے کبھی معمولی فیس سے زائد فیس لی ہو اور کبھی اصل ضرب کو کم و بیش کر کے سرٹیفکیٹ درج کیا ہو۔ جبکہ وہ بسا اوقات خود بخود ہی تبدیل کرتے تھے۔ کہ پولیس میں اس قدر زخم درج ہو گئی ہے وغیرہ۔ پس مشرقی پنجاب کی حکومت نے نور ہسپتال کو قبضہ میں لے لیا مگر ڈاکٹر حشمت اللہ انچارج اور پرانے عملہ کے بغیر نہ معلوم جائیداد کا نصف حصہ تو قبضہ میں لے لیا مگر نصف حصہ کیوں چھوڑ دیا۔ کیا عملہ نور ہسپتال سکھ صاحبان اور ہندو صاحبان کی خدمت سے گریز کرتا اگر ایسا گمان سراسر غلط ہے۔ کیونکہ جس عملہ نے باوجودیکہ ہسپتال خالص احمدیوں کا تھا اور اس کے اخراجات احمدیوں کے چندہ سے چل رہے تھے۔ اور پھر سکھوں کی بے نظیر خدمت انجام دی۔ وہ جملہ مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت کے برسر اقتدار آ جانے سے سکھوں کی خدمت سے کس طرح گریز کرتا۔ اس تغیر سے تو پرانے عملہ کو سکھ سورماؤں کی خالص خدمت کا موقعہ مل جاتا۔ کیونکہ ہسپتال میں بجز سکھوں کے اور کسی قوم کا فرد نظر ہی نہ آتا تھا۔ پس مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت کو اس بارہ میں سوچنا چاہیئے کہ نصف جائیداد کو کیوں چھوڑا گیا۔ اور بے بسے پیسے خدمتگاری سے کیوں منہ موڑا گیا۔

عرصہ قریباً پانچ سال کا ہوتا ہے نور ہسپتال کا معائنہ حضرت صاحبزادہ صاحب پٹیالہ نے بھی کیا تھا اور اظہار خوشنودی فرمایا تھا اور اپنے دستخط بھی لاک بک پر ثبت فرمائے تھے اس معائنہ کے وقت مہاراجہ صاحب کو تحریک کیا گیا تھا کہ ہسپتال کا انچارج ان کی ریاست کا ایک فرد بلکہ ان کی ریاست کا سابق ملازم ہے معلوم ہوتا ہے جس طرح سردار گنڈا سنگھ آنجہانی کو نور ہسپتال پسند آیا تھا۔ اسی طرح مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو بھی پسند آیا۔ اور ممکن ہے ان کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہو۔ کہ ایسا ہسپتال تو سکھوں کے پاس ہونا چاہیئے اور عجیب نہیں کہ مشرقی پنجاب کی سکھ حکومت نے مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی خواہش معلوم کر لی ہو۔ مہاراجہ صاحب کی ایسی خواہش کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ ان کی ریاست کے بے شمار توجہ سکھ وغیرہ مشرقی پنجاب کے بہت سے علاقہ میں سکھ گردی کر رہے ہوں جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کا ایک گیننگ قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر بھی پکڑا گیا تھا اس سکھ گردی سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہاراجہ بہادر کی نظر میں قادیان تھا۔ اور نور ہسپتال خاص طور پر زیر نظر تھا۔

پھر معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو بجز وہ نور ہسپتال کے سر ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی بھی جس میں ان کا ایک روزہ قیام ہوا تھا۔ بہت پسند آئی تھی۔ ایسے [illegible] بہت اچھی جس میں ایک دفعہ [illegible] کیا تھا پسند آئی تھی۔ ان میں سے بہت سی تو سکھوں نے لوٹ لی ہے اور سر ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی پر ملٹری کا قبضہ ہے اب اگر مہاراجہ صاحب پٹیالہ قادیان آئیں تو بہت ممکن ہے کہ وہ سر ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی کو ہندو ملٹری کے قبضہ میں ایسے حال میں نہ معلوم وہ خوش ہوں گے یا رنجیدہ خاطر۔ ہو سکتا ہے کہ سکھ پولیس کی مہربانی سے نور ہسپتال پر صرف سکھوں کا قبضہ ہو۔ پس ہو سکتا ہے کہ اس حالت کو دیکھ کر مہاراجہ صاحب پٹیالہ خوش ہوں۔ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ ان کے ہم مذہب سکھوں نے لوٹا ہے اور ہسپتال پر بھی سکھ پولیس قابض ہے مگر ہو سکتا ہے کہ آپ افسوس خاطر ہوں کہ سر ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی ہندو ملٹری کے قبضہ میں ہے اور نور ہسپتال کا انچارج جو ان کی سابق رعایا تھا۔ ان کو سلام کرنے نہیں آیا۔

مرجع گنہ و ثواب صفحۂ ہستی پر نہیں ہیں ہاں ان کا کوئی جانشین اب اگر نور ہسپتال کا معائنہ کرے تو اسے بجائے برابر برابر کے مسلمان اور سکھ مریضوں کے اور بجائے احمدی مسلمان عملہ کے اب سکھ عملہ نظر آئے گا تو اب لاک بک پر بجائے Surely work in God blessed کے بجائے Surely work in God blessed کیا لکھے گا

اعلان

احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کا پتہ حسب سابق لاہور ہے اور حضور کی سب ڈاک اس پتہ پر آنی چاہیئے

خاکسار میاں محمد یوسف
پرائیویٹ سیکرٹری

اعلان

منشی فضل دین صاحب شاہ پوری کو محمود آباد سٹیٹ ملازمت کرتے تھے انکی درخواست پر حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم پر کچھ عرصہ کیلئے تمکانہ کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس لئے اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کوئی جائیداد ہم نے منشی صاحب کے حوالے کی ہوئی ہے منشی صاحب کے حوالے نہیں کیا انہوں نے کام شروع کر دیا ہے اور اخبار دینا کیا پتہ ہے حضور کی دفعہ دریافت فرما چکے ہیں

میاں محمد یوسف پرائیویٹ سیکرٹری

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کو کوئی طاقت اور کوئی قوت تباہ نہیں کر سکتی (المصلح الموعود)

(از محمد عبدالحی صاحب عارف مانچسٹر مفلپورہ لاہور)

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ عید کے موقعہ پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"جب عیسیٰ یہ کہہ رہا تھا کہ میں یہود کو مژدہ دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ عرش سے یہ کہہ رہا تھا کہ چار ہزار سال ہمیں ہم نے دنیوی شان و شوکت کے لحاظ سے ایک معمولی حیثیت کے انسان سے نسلیں چلنے کا وعدہ کیا تھا کہ اسکی ذریت حضرت ابراہیم علیہ السلام نسل کو قطع نہیں ہونے دینگے وہ نسل خدا میں ہمارا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور ہم اپنے کے سامنے شرمندہ نہ ہونگے چنانچہ دیکھ لو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوا ایک ایسا زبردست نشان دنیا کے سامنے زندہ معجزہ دنیا کے سامنے ہے کہ جسکا انکار کوئی بے وقوف سے بے وقوف اور ہٹ دھرم سے ہٹ دھرم ہی کر سکتا ہے غرض یہ معجزہ خدا نے دکھایا تھا تو دنیا میں ہوا تھا ہماری جماعت کے اور کوئی نہیں ہماری جماعت کے بانی علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم فرمایا ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو بتایا ہے کہ میرے وعدے دنیا میں کوئی نہیں روک نہ ہونا چاہیئے اور جو اسباب دنیا میں ہوتے ہیں وہ ہم دیکھ لو ابراہیم اول کیساتھ چار ہزار سال قبل مسیح نے جو وعدہ کیا تھا وہ کس طرح پورا ہوا اور جب میں اپنے پرانے وعدوں کو نہیں بھلاتا تو اپنے تازہ وعدوں کو کس طرح بھلا سکتا ہوں اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے کہ جس طرح ابراہیم کی نسل کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور قوت اور کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ نہیں مٹا سکتا اسی طرح اے جماعت احمدیہ تمہیں بھی کوئی قوت تباہ نہیں کر سکتی ہاں یہود ابراہیم اول کی جسمانی اولاد ہیں اور جسمانی تعلق میں دین کی شرط نہیں ہوتی مگر ابراہیم ثانی کی روحانی نسل ہو۔ اور روحانی نسل کے لئے دین کی شرط نہایت ضروری ہے پس تمہیں کوئی قوت اور طاقت مٹا نہیں سکتی بشرطیکہ تم اس روحانی تعلق کو مضبوط رکھو جو تم نے ابراہیم ثانی کے ساتھ پیدا کیا ہے خدا تعالیٰ نے یہود کو مٹنے نہیں دیا کیونکہ ابراہیم اول سے ان کا جسمانی تعلق تھا اور ہم ابراہیم ثانی کی نسل سے ہیں اور جب تک یہ روحانی تعلق قائم ہے ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے

آپ کو حضرت اسمٰعیلؑ ثابت کرے
اور اپنی جان کو دین کی خدمت کے لئے
ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کرے پس
جب تک ہماری جماعت کے دوست
دین کے لئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہینگے
جبتک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار
فدا ہونے کے لئے آگے بڑھتے رہینگے

ہمارا تعاقب

(از عبدالرحمن صاحب راحت لاہور)

تو نے اپنے ہاتھ سے خود اس کی ڈالی ہے بنا — اور مسیح پاک کا تیرے یہی مسکن ہوا
پہلے یہ مردہ زمیں تھی آگئی پھر اس میں جاں
ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا تعاقب یاں
تیری عظمت کا علم پھر اس میں لہرایا گیا — نغمۂ توحید پھر کچھ اس طرح گایا گیا
گونج اٹھے ہیں بیاباں، کوہسار اور وادیاں
ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا تعاقب یاں
یہ زمیں تیری ہے اور تیرا ہے یہ سب کاروبار — بیج خود تو نے لگایا ہم ہیں اسکے برگ و بار
تو ہے قادر اور توانا ہم مگر ہیں ناتواں!
ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا تعاقب یاں
ہم ترے بندے ہیں عاجز بے سر و سامان ہیں — کوئی طاقت ہی نہیں حاصل ہمیں بجز جان ہیں
اور دشمن کو بڑا ہے اپنی طاقت کا گماں
ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا تعاقب یاں
گڑگڑا کر رو رہے ہیں یا الٰہی سن! پکار — اپنے بندوں کے لئے تو اب فرشتوں کو اتار
بھر گیا ہے ظالموں کے ظلم سے سارا جہاں
ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا تعاقب یاں
تو نے ہم کو چن لیا جب خدمت دیں کے لئے — کھول دے رستے ہمارے نصرت دیں کے لئے
اہل دنیا کو دکھا پھر اپنی قدرت کا نشاں
ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا تعاقب یاں
ہم سے جو لغزش ہوئی بخشش دے اے رب غفور — ہیں ترے مجرم پڑے سجدوں میں اب تیرے حضور
دے تسلی اور عطا کر راحت و آرام جاں!
ہے حفاظت میں تری یارب ہمارا تعاقب یاں

دنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت بلکہ

جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں دنیا کی تمام طاقتیں اور تمام بادشاہتیں بلکہ بھی ہم کو نہیں مٹا سکیں گی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیم قرار دیا ہے اور تم کو ابراہیم کے روحانی فرزند ہو اسلئے تم وہ کونسے کیڑے ہو جس پر تم گرو گے وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ دنیا ہم کو ڈراتی ہے ہمکو دھمکاتی ہے اور اپنی طاقت و قوت کے مٹانے سے ہمارا تباہ کرنا کامل نہیں مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے دشمن جتنا چاہے زور لگا لے ہم ہرگز تباہ نہیں ہونگے ہم کمزور ہیں اور ہماری طاقت و قوت کے لئ

تبادلہ آبادی کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی

لاہور ۹ اکتوبر۔ گذشتہ اتوار کو پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس لاہور میں ہوئی تھی۔ اس کے سلسلے میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ وزیراعظم پاکستان نے حکومت ہند کو مطلع کر دیا ہے کہ پاکستان مشرقی پنجاب کے علاوہ ہندوستان کے دیگر علاقوں کے مسلمانوں کو لیجانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آج مسٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے ایک بیان میں بتایا کہ تبادلہ آبادی کے مختلف خطرات کا ہمیں احساس ہے۔ ہمیں یہی توقع تھی کہ مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کے تخلیہ کا سلسلہ اباؤ ڈویژن تک نہیں بڑھیگا۔ ہندوستان کے دیگر حصوں سے مسلمانوں کا افراج ہمارے لئے کبھی بھی قرین قیاس نہیں رہا۔ تاہم جب اتوار کی کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں نے بتایا کہ صوبہ دہلی اور یوپی کے مغربی اضلاع کے مسلمان پاکستان میں آباد ہونے کے متمنی ہیں۔ تو میں نے اس امر کی وضاحت کر دی تھی کہ پاکستان کے دروازے کسی مسلمان پر بند نہیں ہیں۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے اس سلسلے میں کہا حکومت ہند کا فرض ہے کہ وہ اپنے سابقہ وعدوں کے مطابق مسلمان شہریوں کی پوری حفاظت کرے اگر حکومت ہند اس سلسلے میں دیانتدارانہ روش اختیار کرے تو دہلی یا یوپی سے مسلمانوں کو لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پاکستان کی پالیسی شروع سے ہی یہ ہے کہ اقلیتوں کا اعتماد حاصل کر کے انہیں پاکستان میں ہی رہنے پر آمادہ کیا جائے۔

پناہ گزینوں اپنے نقصان کا اندازہ لکھائیں

لاہور ۹ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ پناہ گزین مشرقی پنجاب میں جو جائدادیں چھوڑ کر آئے ہیں ان کی فہرست تیار کرنے کے لئے ایک دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سلسلے میں ایک رجسٹرار مقرر کیا جائیگا۔ یہ افسر براہ راست بھی اور ڈپٹی کمشنروں کی معرفت بھی ایسے ذرائع وصول کریگا۔ پناہ گزینوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مفاد کی خاطر جہاں تک ممکن ہو اپنے نقصانات کی بالکل درست کیفیت درج کرائیں کیونکہ مبالغے کے ساتھ نقصانات تیار کرنے سے اصل مقصد فوت ہو جائے گا۔

حکومت نے اعلان میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے کہ گو مغربی پنجاب کی حکومت مشرقی پنجاب کے پناہ گزینوں کے نقصانات کے سلسلے میں کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ تاہم یہ کوشش کی جائیگی کہ پناہ گزینوں کو ان کے مفاد کے لئے بہت ضروری ہیں

پناہ گزینوں کی نقل و حرکت

لاہور ۸ اکتوبر۔ ۸ اکتوبر کو آٹھ ہزار مسلمان پناہ گزین بیاس سے بذریعہ ریل گاڑی لاہور لائے گئے۔ اس سے پہلے ۵ ہزار مسلمان واگہ کیمپ پہنچے۔ ۷ اکتوبر کو ایک پناہ گزینوں کی ایک گاڑی سرگودھا سے جالندھر چلائی گئی۔

پناہ گزینوں کی خدمت کیلئے رضاکاروں کی ضرورت

لاہور ۸ اکتوبر۔ پناہ گزینوں کے محکمہ کے انچارج میاں افتخار الدین نے ایک بیان میں اپیل کی ہے کہ پناہ گزینوں کی مدد کرنے کا کام بہت وسیع ہو چکا ہے۔ اس کام کو بخیر و خوبی سرانجام دینے کے لئے حکومت کو رضاکاروں کی بے حد ضرورت ہے۔ میاں افتخار الدین نے تمام جماعتوں اور انجمنوں کے افراد سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر پناہ گزینوں کے مصائب اور آلام کو کم کریں۔ اس سلسلے میں تمام درخواستیں پناہ گزینوں کے کمشنر ریذیڈنسی بلڈنگ مال روڈ لاہور کی توسط سے آنی چاہئیں۔

اقلیتوں کو اپنے اپنے ملک سے وفاداری کرنیکی تلقین

کراچی ۸ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد نے ایک پریس کانفرنس میں پھر اس اعلان کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی بنیادی پالیسی اپنی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہوگی۔ اقلیتوں کو ترقی کے سارے مواقع اور مکمل حقوق حاصل ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی اقلیتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کی وفادار رہیں اور قیام امن کی کوششوں میں رخنہ اندازی نہ کریں۔ آپ نے ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کو بھی مشورہ دیا کہ وہ بھی قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کی ہدایت کے مطابق ہندوستان کی حکومت کے وفادار رہیں۔

حکومت پاکستان کا مستحسن اقدام

جوہنسبرگ ۸ اکتوبر۔ صدر مڑ النسوال انڈین کانگرس نے گورنر جنرل پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کو ایک مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے جس میں کہا ہے حکومت پاکستان نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو کوئلہ کی ترسیل کی اجازت دینے کا جو فیصلہ کیا ہے یہاں اسے نہایت عزت و احترام کے ساتھ دیکھا گیا ہے کیونکہ جنوبی افریقہ میں ہندو پاکستان کے ساتھ بہتر سلوک اور عدل و انصاف کے کاز کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی قربانی نہیں ہو سکتی تھی۔

مسٹر گاندھی سے مسٹر سہروردی کی ملاقات

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج مسٹر گاندھی کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفت و شنید کی۔

مسٹر سہروردی نے پاکستان میں اپنے دورہ کے دوران میں تبادلہ آبادی کا ذکر کیا۔ انہوں نے قائداعظم جناح اور پاکستانی وزیروں کے ساتھ اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے جو گفت و شنید کی تھی وہ بھی مسٹر گاندھی کے سامنے رکھی۔

دہلی میں اسلحہ لیکر چلنے پھرنے کی ممانعت

دہلی ۸ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دس اکتوبر ۱۹۴۷ء سے تیس دسمبر تک کے لئے گیلوں یا شارع عام میں تمام اشخاص کو بندوقیں، پستولیں، ہینڈ گرنیڈ یا دیگر اسلحہ جات کو قبضہ میں رکھ کر چلنے کی ممانعت کر دی ہے۔

قائداعظم ریلیف فنڈ میں

۳۴ لاکھ روپیہ سے زیادہ جمع ہو چکا ہے

کراچی ۸ اکتوبر۔ قائداعظم ریلیف فنڈ میں چندے کی تیسری فہرست شائع کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک ۳۴ لاکھ ۵۰ ہزار تیرہ سو ساٹھ روپیہ فنڈ میں موصول ہو چکا ہے۔

مغربی پنجاب کے ہر حصہ میں امن ہے

لاہور ۸ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آج تمام صوبہ میں کامل امن رہا صوبہ کے کسی ضلع میں بدامنی کی کوئی واردات نہیں ہوئی پولیس امن دشمن عناصر کو کچلنے کے لئے سخت اقدامات کر رہی ہے۔ تمام خالی مکانات کے مال کی حفاظت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ قصور، جہلم، لائلپور اور شیخوپورہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ان اضلاع میں لوٹ کا کافی مال برآمد ہوا ہے

فقیر صاحب ایپی کیلئے معافی کا اعلان

کراچی ۸ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے فقیر صاحب ایپی کے بارے میں معافی کا اعلان کر دیا ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ فقیر صاحب ایپی کے پچھلے تمام جرم معاف سمجھے جائیں گے وہ پاکستان کے علاقہ میں جہاں بھی چاہیں آزادی سے آباد ہو سکتے ہیں۔ فقیر صاحب کے تمام مریدوں سے بھی نرم سلوک کیا جائے گا۔

امریکہ پاکستان کی ہر ممکن طریقہ سے امداد کریگا

واشنگٹن ۸ اکتوبر۔ پاکستانی سفیر برائے امریکہ مسٹر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی نے آج مسٹر ٹرومین صدر امریکہ کے روبرو اپنے کاغذات اعتماد پیش کئے۔ رئیس امریکہ نے یقین دلایا کہ امریکہ پاکستان کی تمام ان طریقوں سے مدد کرنے کے لئے تیار ہے جس سے ان دونوں ممالک اور دنیا کو فائدہ پہنچ سکے۔ مسٹر ٹرومین نے مزید کہا کہ امریکن روایات کا قدیم سے یہ اصول رہا ہے کہ جو قومیں سیاسی آزادی اور اقتصادی ترقی کی جدوجہد کر رہی ہیں ان کی طرف اعانت کا ہاتھ بڑھایا جاتا ہے۔

سندھ سے تیل نکالنے کا کام

کراچی ۸ اکتوبر۔ برما شیل کمپنی حکومت پاکستان کی اجازت سے موضع بدھ پور ضلع لاڑکانہ (سندھ) میں تجربے کے طور پر تیل کا ایک کنواں کھودنے والی ہے تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ اس علاقہ سے کتنا تیل حاصل ہو سکیگا۔ یا اس کے مصارف کا اندازہ کیا ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ نئے سال کے آغاز تک یہ کام شروع ہو جائے گا۔

ہفتہ وار اخبار "مہاجر" شائع کرنیکا فیصلہ

لاہور ۸ اکتوبر۔ وزارت پناہ گزینان مغربی پنجاب نے "مہاجر" نامی ایک ہفتہ وار اخبار شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جسے پناہ گزینوں میں مفت تقسیم کیا جائے گا۔

مسلم پناہ گزینوں کی کثیر تعداد بھوپال میں

بھوپال ۸ اکتوبر۔ پناہ گزینوں کے کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ ارد گرد کے علاقوں کے مسلم پناہ گزینوں کی بہت بڑی تعداد بھوپال پہنچ رہی ہے جس کی وجہ سے ریاست کے ذرائع پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ ریاست میں اشیائے خوردنی کی پہلے ہی کمی تھی اور اب پناہ گزینوں کی وجہ سے خوراک پر اور بھی برا اثر پڑا ہے۔ لہٰذا حکومت بھوپال بادل ناخواستہ اعلان کرتی ہے کہ مزید پناہ گزینوں کو بھوپال نہیں آنا چاہئے۔ کیونکہ ریاست کے وسائل اس قدر زیادہ نہیں کہ انہیں سنبھال سکے۔

وزیراعظم یوپی کی تقریر

الہ آباد ۸ اکتوبر۔ پنڈت پنت وزیراعظم یوپی نے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یوپی کے مسلمانوں کو مخاطب کیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہندوستان پر پاکستان کے حملے کے وقت (اگرچہ اس حملے کا کوئی فوری خطرہ نہیں) ہندوستان سے آپ کی وفاداری کا کیا مطلب ہوگا۔ اس وقت ہندوستان کے ہر مسلمان کو پاکستان کی فوج کے مقابلہ میں اپنے خون کا آخری قطرہ گرانا پڑیگا۔ وقت ہے کہ اب ہر مسلمان اپنے گریبان میں منہ ڈالے اور اپنے دل کو اچھی طرح ٹٹول کر فیصلہ کرے کہ آیا اسے پاکستان کی طرف ہجرت کرنی چاہئے یا نہیں۔ اگر کوئی مسلمان پاکستان کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہو۔ تو حکومت کی طرف سے اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ آپ کو عام کر دینا چاہئے کہ حکومت کسی صورت میں حالات کو خراب نہیں ہونے دے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت حیدرآباد نے انڈین یونین میں شامل ہونے کیلئے امور خارجہ میں آزاد و خود اختیار رہنے کی شرط پیش کر دی

قادیان میں رکھے نئے دفاع کے بعد جب جوابی حملے کا بگل بجایا گیا تو پولیس اور حملہ آور منتھے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ملاحظہ ہو

قادیان کی صورت حالات

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان کی جامع مسجد میں تین بم پھینکے گئے جن میں سے صرف ایک پھٹا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مسجد کے فرش کو کاتی نقصان پہنچا۔ اس واقعہ کی اطلاع فوراً بذریعہ تعویذ ملاحی کے انچارج مسجد صاحب کو پہنچا دی گئی۔ پھٹا ہوا اور نہ پھٹنے والے بم بھی دکھائے گئے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تقریباً چالیس مزید مسلح فوجی قادیان بھیجے گئے ہیں۔

دھلی پر سکھوں کا قبضہ ہو چلا تھا

لندن ۱۰ اکتوبر۔ افبار کیسلی کے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی نے اطلاع دی ہے کہ آج سے تین ہفتے پیشتر دھلی پر سکھوں کا قبضہ ہو چلا تھا اور انڈین گورنمنٹ کو اس پوزیشن میں کر دیا گیا تھا کہ وہ سکھوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہے یا بالجملہ وہ جائے اور کہیں اور جا کر پناہ لے۔ لیکن عین وقت پر سکھوں میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور سکیم پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔

ہندوستانی حکومت میں پھوٹ

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی حکومت کے ارکان میں زبردست مناقشات پیدا ہو چکے ہیں۔ پٹیل اور نہرو کی پارٹیوں میں زبردست کھینچا تانی شروع ہے۔ شیام پرشاد مکرجی جگجیون رام گوپال سوامی آئینگر۔ مسٹر نیوگی اور بلدیو سنگھ پٹیل کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اور مولینا آزاد مسٹر نعیم احمد ندوانی۔ مسٹر بھابھا رگڈ گیل۔ شرمتی امرت کور اور راجندر پرشاد و پنڈت نہرو کی طرفداری میں ہیں۔ پنڈت نہرو کی رائے یہ ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ اور دوسرے ایسے فسادات کو ہوا دینے والے افراد کو گرفتار کر لیا جائے۔ لیکن پٹیل پارٹی اس کے سخت مخالف ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو نے حکومت پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر ان کی حکمت عملی پر عمل نہ کیا گیا تو وہ وزارت عظمیٰ کے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گے۔

مہاراجہ جے پور کی سلور جوبلی

جے پور ۱۱ اکتوبر۔ ۱۸ اکتوبر کو مہاراجہ جے پور اپنے عہد حکومت کی پچیس سالہ سلور جوبلی منا رہے ہیں مذہبی رسوم ۱۷ اکتوبر ہی کو ادا کی جائیں گی۔ دیگر رسوم اور جشن ۱۰ دسمبر سے ۲۰ دسمبر کی درمیانی تاریخوں میں ہوگا جس کے لئے تیاریاں شروع ہیں۔

ریاست حیدرآباد کے ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کے متعلق مذاکرات کیلئے

نواب چھتاری کی قیادت میں ریاست کا وفد دھلی پہنچ گیا

نئی دھلی ۱۱ اکتوبر۔ دولت آصفیہ کے وزیر اعظم نواب چھتاری کی قیادت میں ایک وفد دھلی پہنچ گیا ہے یہ وفد لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ریاست کے ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کے متعلق بات چیت کرے گا۔ چند ایک وجوہ کی بنا پر ریاست حیدرآباد ۱۵ اگست تک ہندوستان یونین میں شامل نہ ہو سکتی تھی۔ لہٰذا ۲۹ اکتوبر کی تاریخ مقرر کر دی گئی اور اب چونکہ یہ تاریخ قریب آ رہی ہے۔ لہٰذا یہ وفد بات چیت کے لئے دھلی پہنچ گیا ہے تاکہ مقررہ تاریخ سے قبل دونوں حکومتیں کسی فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ سکیں۔ حکومت نظام کی طرف سے شمولیت کی مندرجہ ذیل شرائط پیش کی گئی تھیں۔

۱۔ دولت آصفیہ حکومت ہندوستان کو فوج کی ایک معینہ تعداد دینے کو تیار ہے۔

۲۔ دولت آصفیہ امور خارجہ میں بالکل آزاد و خود اختیار ہوگی اور جس ملک میں چاہے اپنے نمائندے براہ راست بھیج سکے گی۔

۳۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جھگڑا ہونے کی صورت میں دولت آصفیہ غیر جانبدار رہیگی حکومت ہندوستان کو یہ شرائط منظور نہیں تھی اور طے شدہ امور میں تغیر و تبدل کر کے ریاست حیدرآباد سے امتیازی سلوک پر آمادہ نہ تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور وفد میں اپنی امور پر اب پھر گفت و شنید ہوگی۔

مسلمانوں کے قتل عام کے واقعات سن کر عربی دنیا میں اضطراب پھیل گیا

دمشق کی جامع مسجد میں مشہور شامی لیڈر شیخ مصطفیٰ سباعی کی تقریر

دمشق ریڈیو لیڈ ڈاک شام سے تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا جو قتل عام کیا جا رہا ہے عربی دنیا میں اس سے سخت رنج اور غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں دمشق کی جامع مسجد ایک عظیم الشان جلسے میں مسٹر اقبال شیدائی نے ہندوستان کے مسلمانوں کے واقعات کا ایک خاکہ پیش کیا۔ جسے سن کر حاضرین جلسہ سخت بیچین و مضطرب ہو گئے۔

مسٹر اقبال شیدائی کے بعد شام کے مشہور لیڈر شیخ مصطفےٰ سباعی نے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہندوستان میں مسلمانوں کے واقعات سن کر ہمارے دل غمگین ہو گئے ہیں اور ان کے تصور سے کلیجہ پھٹا جاتا ہے۔ وہ شخص جس میں ذرہ بھر بھی انسانیت ہو وہ ان دردناک واقعات کو سن کر خون کے آنسو رونے پر مجبور ہوگا۔ ہم سب بھائی ہیں اور ان کا غم ہمارا غم ہے۔ اس تعلق سے ہمارا حال ہونا چاہئے وہ ظاہر ہے۔ لیکن افسوس ہمیں اصل واقعات سے آگہی نہ ہو سکی۔ استعماری سلطنتوں کی خبر رساں ایجنسیوں نے ہمیں اصل واقعات سے کلیتہً واقفیت بہم نہ پہنچائی اور ہمیں تاریکی میں رکھا۔ کیونکہ ان سلطنتوں کو اسلام سے دشمنی اور عداوت اور بغض ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر کوئی مسلمان خبر رساں ایجنسی قائم ہو جائے جو ایک دوسرے ملک کو دنیائے اسلام کے اصل حالات سے مطلع کرتی رہے ہم اپنی حکومت کو بھی مجبور کریں گے کہ وہ حکومت ہندوستان کے خلاف شدید احتجاج کرے۔

برطانیہ اور جنوبی افریقہ میں مالی امداد کا معاملہ

لندن ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آج لیڈو وہیر برطانوی فرمانروا جنوبی افریقہ کے برطانیہ کو مالی امداد دینے کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ برطانیہ کو تین سال کے لئے ۴۰ کروڑ پونڈ قرضہ دے رہا ہے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

ڈاکٹر سوامی اور صدر سیور کانگرس میں گفتگو

بنگلور ۱۱ اکتوبر۔ ریاست میسور کی کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر کے سی ریڈی نے آج دیوان سر ڈاکٹر سوامی کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے سیاسی ڈیڈ لاک کو دور کرنے کے موضوع پر گفت و شنید پر آمادگی ظاہر کی ہے یہ گفت و شنید مستقبل قریب میں ہی شروع ہو جائے گی۔

کشمیر کی خبریں

پونچھ ۱۱ اکتوبر۔ کشمیر کی جمہوری حکومت نے ایک اعلان مظہر ہے کہ تحصیل باغ اور تحصیل سرنجنوٹی میں ڈوگرہ فوج نے نہایت ہی انسانیت سوز حرکات کی ہیں۔ ۸ دیہات نذر آتش کر دیئے گئے ہیں۔ فصلوں کو تباہ اور مواشی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سان مظالم سے تنگ آ کر پونچھ کے مجاہدوں نے اعلان جہاد کر دیا ہے۔

تین مقامات پر جمہوری سپاہیوں اور ڈوگرہ فوج کا تصادم ہو چکا ہے۔ ان لڑائیوں میں ڈوگرہ فوجیوں کی چار چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ڈوگرہ فوج نے بیرونی حملے کے خطرے کے پیش نظر پونچھ پتن کا پل توڑ دیا ہے اس کے علاوہ متعدد راتفلیں۔ برین گنیں اور پستول ان کے ہاتھ لگے ہیں۔

پونچھ میں ہر محاذ پر جمہوری سپاہی ڈوگرہ فوج سے دو بدو ہو رہے ہیں۔ موثق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کشمیر کے پاس صرف ایک ہفتے کی پٹرول باقی ہے اور راشن کی بھی دن بدن قلت ہو رہی ہے۔

میجر سعید الیس ڈی او کو گولی سے اڑا دیا گیا

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ ملتان سے پناہ گزینوں کی ایک سپیشل ٹرین مرہٹہ فوج کی نگرانی میں آ رہی تھی۔ ابھی اس ٹرین نے ملتان کی حدود نہیں کی تھی کہ مرہٹہ فوج نے محکمہ انہار کے ایس۔ ڈی۔ او محمد سعید اور چار دیگر افراد کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر منٹگمری راجہ حسن اختر اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچے۔ اور اس سپیشل کو روک لیا اور ٹرین واپس میاں چنوں پہنچی۔

چینی وفد کی قائد اعظم سے ملاقات

کراچی ریڈیو لیڈ ڈاک۔ چین کے ایک خیر سگالی مشن نے قائد اعظم کی خدمت میں چینی ترجمہ والا قرآن مجید کا ایک نسخہ بطور تحفہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ صدر جمہوریہ چین کے وزیر دفاع کی طرف سے ایک مراسلہ بھی پیش کیا جس میں پاکستان اور اس کی رعایا کے متعلق نیک خواہشات و تعلقات کا ذکر تھا۔ قائد اعظم نے جواباً پیغام میں وزیر دفاع کا اس بے مثال تحفے اور ہمدردی کا شکریہ ادا کیا۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بلوچ ہیڈ کی طرف روانہ ہونے والے پیدل قافلوں اور غیر مسلم پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حفاظت کے لئے لائلپور اور شیخوپورہ سے اضلاع میں مزید فوج بھیج دی گئی ہے۔ اسپیشل ٹرینوں کے بھیجنے کی رفتار بھی پہلے سے تیز کر دی گئی ہے۔

Digitzedby Khilafat Library Rabwah